## 34659 - حرام آمدنی والے کے گھر سے کھانا

**سوال**

ہمارے ہاں برطانیا میں کچھ مسلمانوں نے حرام اور حلال مال جمع کر رکھا ہے، وہ تاجر قسم کے لوگ ہیں اور تجارت میں شراب اور خنزیر کے گوشت کی بھی تجارت کرتے ہیں، ان حضرات کے کئی طبقات ہیں، کچھ تو ایسے ہیں جن کا اکثر اور زیادہ مال حرام کمائی کا ہے، اور کچھ کی آمدنی میں حرام کی مقدار کم ہے، تو کیا ہمارے لیے ان کے ساتھ میل جول رکھنا اور اگر وہ ہمیں کھانے کی دعوت دیں تو ان کی دعوت قبول کرنا جائز ہے، اور کیا ہم مسجد کے لیے ان سے چندہ وصول کر سکتے ہیں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

آپ کو چاہیے کہ اول تو انہیں نصیحت کریں اور انہیں حرام اشیاء کی تجارت کے برے انجام سے ڈرائیں، اور حرام کمائی اور آمدنی سے بچنے کی تلقین کریں، اللہ کی نافرمانی کرنے والے کو اللہ کی شدید پکڑ اور انجام، اور منکرات و برائی کا ارتکاب کر کے اللہ کے خلاف جنگ کرنے والوں کو وعظ و نصیحت کرنے اور دنیا کا مال قلیل اور آخرت کی بہتری اور باقی رہنے والی کی یاد دہانی کرانے کے لیے آپ اپنے ان بھائیوں کا تعاون کریں جو خیر و بھلائی پسند کرتے ہیں، اگر تو یہ آپ کی و عظ و نصیحت قبول کر لیں تو الحمد للہ، تو اس طرح وہ آپ کے بھائی ہیں، پھر آپ انہیں یہ بھی نصیحت کریں کہ وہ ہر ایك شخص کو اس کا حق واپس کر دیں، اگر وہ انہیں جانتے ہیں، اور برائی کے بعد اب برائی ترك کر کے نیکی و بھلائی ضرور کریں، امید ہے اللہ تعالی ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے ان کی برائیوں کو بھی نیکیوں میں بدل دیگا.

تو اس طرح آپ کے لیے ان کے ساتھ میل جول رکھنا اور ان کا کھانا بھی جائز اور خیر و بھلائی کے کاموں کے لیے ان سے چندہ لینا بھی جائز ہو گا، چاہے وہ مسجد کی تعمیر کے لیے ہو یا پھر مسجد میں قالین وغیرہ ڈالنے کے لیے؛ کیونکہ توبہ کرنے اور حسب الامکان حقدار کو اس کا حق واپس کرنے کی وجہ سے ان کے پہلے گناہ معاف ہو گئے ہیں؛ اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے وہ ہے جو گزرا، اور اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے .

دوم:

اور اگر وعظ و نصیحت کرنے کے بعد بھی وہ اس حرام کمائی اور آمدنی پر اصرار کریں تو پھر ان سے اللہ تعالی کے لیے بائیکاٹ کیا جائیگا، اور ان کی دعوت کو قبول نہ کریں اور نہ ہی ان کا چندہ قبول کریں؛ تا کہ اس میں ان کے لیے ڈانٹ اور نصیحت ہو، اور ان کے غلط کام کا انکار بھی ثابت ہو، اور بائیکاٹ کرنے سے امید یہ رکھی جائے کہ وہ خوف کرتے ہوئے اپنے غلط کام سے رك جائیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.